السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست کے والد بنک میں ملازم ہیں جبکہ میرا دوست کسی کمپنی میں کام کرتا ہے، وہ دونوں باپ بیٹا اپنی کمائی سے گھر کے اخراجات پورے کرتے ہیں، ایسے حالات میں میرے دوست کے لیے شرعی حکم کیا ہے، کیا وہ اپنی کمائی والد کی آمدنی سے الگ کرے یا اسی طرح گھر کا نظام چلتا رہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی کاروبار میں ملوث ہونے کی بنا پر بینک کی ملازمت جائز نہیں اور نہ ہی اس سے ملنے والی کمائی حلال اور پاکیزہ ہے۔ سودی کاروبار اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ لڑنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اے ایمان والو!اللہ سے ڈرجاؤ اور اگر تم ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو خبر دار ہو جاؤ کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہوتے ہو۔‘‘[1]

اس قسم کے رزقِ حرام کے بہت سے نقصانات ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق حرام استعمال کرنے والے کی نیکیاں قبول نہیں کرتا اور اگر رزق حلال میں حرام کی ملاوٹ ہو جائے تو اس قسم کی کمائی استعمال کرنے سے بھی نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اگر ایک شخص دس درہم کا کپڑا خریدتا ہے اور اس میں ایک درہم حرام کی کمائی کا شامل کرلیتا ہے جبکہ باقی نو درہم حلال کے ہیں تو اللہ رب العزت اس کے ایک بار لباس پہننے سے چالیس دن تک اس کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا۔‘‘[2]

اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حلال رزق میں حرام کی ملاوٹ کس قدر خطرناک امر ہے اگرچہ غلبہ حلال کا ہو اس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی۔ لیکن جس کا تمام سرمایہ حرام کا ہو اور اس کی معیشت کی بنیاد ہی رزق حرام ہو، اس کا انجام کیا ہو گا؟

صورت مسؤلہ میں ہم آپ کے دوست کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد گرامی کو اچھے انداز سے رزق حرام کی سنگینی کے متعلق آگاہ کرتا رہے، اگر وہ شادی شدہ ہے تو کسی خاص حکمت عملی کو اختیار کرلے لیکن والدین کی خدمت اور حسن سلوک میں کمی نہ آنے دے اور اگر شادی شدہ نہیں تو اپنے والد کے ساتھ ہی رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ وہ رزق حرام سے بچنے کی کوئی سبیل پیدا فرمائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرۃ: ۲۷۸۔۲۷۹۔

[2] مسند احمد: ص۹۸، ج۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:256

محدث فتویٰ